تعقل، شعور، ادراک کیا ہے؟

تعقل کیا ہے؟

وَتِلْكَ ٱلْأَمْثَـٰلُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَآ إِلَّا ٱلْعَـٰلِمُونَ ﴿٤٣﴾

''اور یہ ہیں مثالیں جنہیں ہم لوگوں کیلئے بیان کرتے ہیں مگران پر تعقل (سوچ بچار، process) نہیں کر سکتے سوائے ان کے جو معلومات رکھنے والے ہیں'' (العنکبوت۔۴۳)

عقل کے استعمال کا دوسرا مرحلہ اشیاء کا علم حاصل کرنے کے بعد کا ہے۔ تعقل کیلئے بنیاد معلومات ہیں۔ یہ بات بتانے سے قبل لوگوں کو ایک مثال یہ دی گئی ہے

مَثَلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ ٱلْعَنكَبُوتِ ٱتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ

''ان لوگوں کی مثال جو اللہ کے سوا دوسرے اولیاء اختیار کرتے ہیں مخصوص مادہ مکڑی کی سی مثال ہے جو ایک گھر اختیار کرتی ہے۔

وَإِنَّ أَوْهَنَ ٱلْبُيُوتِ لَبَيْتُ ٱلْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ۝

اور بیشک گھروں میں سب سے کمزور گھر اس مخصوص مادہ مکڑی کا اختیار کردہ گھر ہے۔ کاش! وہ جانتے (علم رکھتے)!'' (العنکبوت۔۴۱)

قرآنِ مجید لازوال تفسیر حقیقت ہے۔ کتاب کی بات وہ ہے جو اس کے الفاظ اور جملے کہتے ہیں کتاب میں بیان کردہ بات کے کسی دوسری زبان میں معنی اور مفہوم کتاب میں استعمال ہوئے الفاظ کے معنی اور مفہوم سے ہٹ کر اگر آپ اپنے علم، گمان (perception) کی بنیاد پر کریں گے تو وہ بات آپ کی اپنی ہوگی، وہ آپ کا خیال ہے، اسے اس کتاب کی بات نہیں مانا جاسکتا۔

كَمَثَلِ ٱلْعَنكَبُوتِ ٱتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ میں ''تارعنکبوت، جالا، Web'' کا قطعی کوئی ذکر نہیں۔ آیت مبارکہ میں ٱتَّخَذَتْ ماضی کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے اور معنی ہیں ''اس مؤنث نے اختیار کیا، لیا، قبول کیا''۔ اس لفظ کا مادہ ''ا خ ذ'' ہے اور یہ عطا یعنی ''دینا'' کی ضد ہے۔ اس کے معنی ''لینا، قبول کرنا'' ہیں۔ آیت مبارکہ میں مکڑی کی بحیثیت امت (species) مثال نہیں دی گئی بلکہ مادہ مکڑی کے گھر کو لینے، قبول کرنے، اختیار کرنے کی مثال دی گئی ہے۔ جالا، Web بنایا جاتا ہے، تعمیر کیا جاتا ہے۔ یہ بنا بنایا لیا نہیں جاتا، اختیار نہیں کیا جاتا۔ مکڑی کو ہر بار اسے بنانا پڑتا ہے۔ مکڑی کا جالا، Web گھر، family mansion نہیں بلکہ شکار گاہ ہے۔ نر اور مادہ مکڑی شکاری جالے (Web) اپنے اپنے الگ بناتے ہیں۔ اور جب نر مکڑی کو جنسی خواہش غالب آتی ہے تو کسی مادہ کی تلاش میں نکلتا ہے۔ اور اگر اسے جنسی ملاپ کیلئے تیار اور رضامند اپنی ہی نسل کی مادہ مل جائے تو دونوں آپس میں ملاپ کرتے ہیں۔

ان کی اکثر نسلوں میں جنسی ملاپ کے بعد نر اور مادہ امن وسکون سے ایک دوسرے سے الگ اپنی اپنی راہ چلے جاتے ہیں۔ان کی بعض اقسام میں کئی نر مادہ سے ملاپ کے بعد مر جاتے ہیں۔ انسان جس کسی انداز میں بھی شرک کرتا ہے درحقیقت مفادات اور خواہشات کی تکمیل کی آرزو میں سہارے تلاش کرتا ہے اور حقائق کی دنیا سے فرار ہو کر تخیل کی فضاؤں میں ڈیرے جماتا ہے۔اور مختلف نسلوں کی مادہ مکڑی انڈے دینے ،اوران کی حفاظت ونگہداشت کیلئے جسے ''گھر'' کے طور پر اختیار کرتی ہے اس سے زیادہ ناپائدار گھر کسی جانور کا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے انڈوں کی تھیلی کو زمین پر پڑی کسی خشک ٹہنی پر رکھ کر پتوں سے اسے ڈھانپ دیتی ہے یا کسی کنکر کے ساتھ اسے چمٹا دیتی ہے۔اور جب اس سے یہ ٹہنی اور کنکر کھو جاتا ہے تو پھر کسی بھی کنکری یا کاغذ کے ٹکڑے کو اٹھا کر سینے سے چمٹا لیتی ہے۔ اللہ کے سوا دوسروں کو سہارا بنانے والوں کی ذہنیت اور نفسیات اور مادہ مکڑی کی روش میں کمال کی مماثلت ہے۔ اس مثال پر تعقل کرنے کیلئے مادہ مکڑی کے اختیار کئے ہوئے گھر کے متعلق معلومات کا ہونا تو بنیادی ضرورت ہے۔

معلومات پر تعقل انسان کو ادراک عطا کرتا ہے۔

قُل لَّا يَعۡلَمُ مَن فِى ٱلسَّمَـٰوَٲتِ وَٱلۡأَرۡضِ ٱلۡغَيۡبَ إِلَّا ٱللَّهُ‌ۚ

''آپ (ﷺ) بتائیں ''اللہ کے سوا کوئی بھی جو آسمانوں اور زمین میں ہے غیب کو نہیں جانتا

'' وَمَا يَشۡعُرُونَ أَيَّانَ يُبۡعَثُونَ٥ اور انہیں اس کا شعور نہیں ہو سکتا کہ (مردے) کب اٹھائیں جائیں گے'' (النمل۔۶۵)

يَشۡعُرُونَ کا مادہ ''ش ع ر'' ہے اور اس کے معنی کسی چیز کو سمجھ لینا، جان لینا، تاڑ لینا، معاملات کی باریکیوں کو جان لینا، کسی شئے کا ادراک کر لینا ہیں۔ کسی بھی شئے ،بات کو جاننے اور سمجھنے کیلئے اس کا ''پیچھا'' کرنا پڑتا ہے۔ علم، شئے، ءَايَةٍ کو جانچنا، پرکھنا، الٹنا پلٹنا (processing, analysing, examining information) ہی وہ عمل ہے جو تعقل کہلاتا ہے اور اس سے معاملات کی باریکیوں کو انسان جان لیتا ہے۔اس کا اسے ادراک ہو جاتا ہے۔ ان لوگوں کے متعلق فرمایا کہ انہیں اس بات کا شعور نہیں ہو سکتا کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

بَلِ ٱدَّٲرَكَ عِلۡمُهُمۡ فِى ٱلۡأَخِرَةِ‌ۚ

''نہیں (اس کا شعور کیسے ہو سکتا ہے) ان کے علم نے انہیں آخرت کا ادراک نہیں دیا

بَلۡ هُمۡ فِى شَكٍّ مِّنۡهَا‌ۖ

ہاں! یہ حقیقت ہے کہ وہ آخرت کے بارے میں شک میں ہیں

بَلۡ هُم مِّنۡهَا عَمُونَ٥

ہاں! حقیقت یہ ہے کہ اس کی جانب یہ (دانستہ دل ودماغ کے) اندھے ہیں'' (النمل۔۶۶)

ٱدَّٰرَكَ کا مادہ ''درک'' اوراس کے معنی کسی کا پیچھا کر کے اس سے جاملنا، اس تک پہنچ جانا، اسے جا پکڑنا ہیں (تاج)۔ابن فارس نے بھی کہا ہے کہ اس کے بنیادی معنی یہی ہیں۔قرآنِ مجید اپنے الفاظ اور اصطلاحات کے معنی اور مفہوم کو قاری اور سامع کیلئے واضح کردیتا ہے لَّا تَخَـٰفُ دَرَكًا ''نہ پیچھا کئے جانے کا ڈر رکھ''۔قرآنِ مجید نے دَرَكًا کے معنی یوں بتائے

فَأَتۡبَعَهُمۡ فِرۡعَوۡنُ بِجُنُودِهِۦ ''پھر فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا'' (حوالہ طٰہٰ۷۷۔۷۸)۔اتباع کے معنی کسی کے نقوش پر چلتے ہوئے اس کا پیچھا کرنا ہے۔

علم کا ''پیچھا'' کیا جائے تو ''شعور'' ملتا ہے، علم کا ''پیچھا'' کیا جائے تو ادراک حاصل ہوتا ہے۔علم کا پیچھا کرنا تعقل ہے، عقل وفکر سے کام لینا ہے۔اس کے منفی روش کن کی ہے؟

فَأَعۡرِضۡ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكۡرِنَا وَلَمۡ يُرِدۡ إِلَّا ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا ﴿٢٩﴾

''اس لئے اس سے کنارہ کرلیں جس نے ہمارے ذکر (قرآنِ مجید) سے منہ موڑ لیا ہے اور وہ دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں چاہتا''

ذَٰلِكَ مَبۡلَغُهُم مِّنَ ٱلۡعِلۡمِۚ

''ان کے علم نے انہیں صرف یہاں تک پہنچایا ہے'' [دنیا کی زندگی ہی تک ان کے علم کی پہنچ ہے] (حوالہ النجم۔۲۹۔۳۰)

علم ءَ ایۃٍ کا ہوتا ہے۔سماعت اور بصارت سے ملتا ہے۔علم ظاہر ہوتا ہے لیکن اپنے آپ میں منزل نہیں۔ شعور اور ادراک کی منزل علم پر تعقل سے حاصل ہوتی ہے۔

يَعۡلَمُونَ ظَـٰهِرًا مِّنَ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَهُمۡ عَنِ ٱلۡأَخِرَةِ هُمۡ غَـٰفِلُونَ ﴿٧﴾

''وہ حیات دنیا کے ظاہر میں سے کا علم تو رکھتے ہیں اور آخرت سے وہ بے خبر ہیں'' (الروم۔۷)

أَوَلَمۡ يَتَفَكَّرُواْ فِىٓ أَنفُسِهِمۗ ''کیا وہ اپنے دل ودماغ میں تفکر نہیں کرتے؟'' (حوالہ الروم۔۸)

مختلف آیات کا ''پیچھا'' کرتے ہوئے ان کی انفرادیت اوران کے مابین باہمی ربط، تعلق (relationship)، فرق کو سمجھنا اور اس تعلق اور فرق سے پیدا ہونے والے نتیجے کو جاننا عقل کا کام ہے۔یہ شعور اور ادراک ہے۔کسی بھی شئے، بات کا شعور و ادراک کسی دوسری شئے، نشانی اور بات کو دیکھنے سے ممکن ہوگا۔ظَـٰهِرًا مِّنَ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا یہ حیات دنیا کے ظاہر کا علم ہے۔

انسان لَا تَعۡلَمُونَ شَيۡـًٔا ''کسی بھی شئے کا علم نہیں رکھتا'' سے اس مقام تک پہنچ گیا۔سماعتوں اور بصارتوں سے جس کا من چاہے اُسے حاصل کرلے کیونکہ اس میں سوائے محنت اور لگن کے اس وجہ سے کچھ اور نہیں چاہئے کہ آسمانوں اور زمین اوران کے مابین کی ہر ءَ ایۃٍ، شئے بین، غیر متبدل اور نہ ٹوٹنے والے رشتوں کی زنجیر میں احساس فرمانبرداری کے دین کے ساتھ جکڑ کر مسخر کردی گئی ہے۔